تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

جلد نمبر4 شمارہ نمبر27   یکم تا 7 صفرالمظفر 1416ھ   29 جون تا 5 جولائی 95ء   خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

نیو ورلڈ آرڈر کامقابلہ اسلامی انقلاب کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

عالمی مالیاتی اداروں کی شرائط نہ ماننے پر "انکل سام" حکومت سے برہم ہے

امریکہ کشمیر کے مسئلہ پر پاک بھارت جنگ کرانا چاہتا ہے۔ خطاب جمعہ

پوری دنیا کے انسانوں کے لئے رسالت کا عالمگیر پیغام کسی ایک زبان ہی میں ہو سکتا تھا

محسوس ہو رہا ہے کہ تبدیلی حکومت کا موسم آنے والا ہے جس کے شواہد واضح انداز میں دکھائی دے رہے ہیں۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ کہ امریکہ بھی موجودہ حکومت سے ناراض ہو گیا ہے۔ موجودہ حکومت چکی کے دو پاٹوں کی گرفت میں آچکی ہے۔ مضبوط اپوزیشن اور عوام کے دباؤ کی وجہ سے حکومت نے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے مطالبات پورے نہیں کئے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی مالیاتی اداروں کی شرائط کو تسلیم نہ کرنے اور ایران کے گھیراؤ کی امریکہ پالیسی کو آگے نہ بڑھانے کی وجہ سے "چچا سام" موجودہ حکومت سے ناراض اور برہم ہے۔ امریکہ کشمیر کے مسئلے پر ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کرانا چاہتا ہے تاکہ دونوں ممالک میں ایٹمی جنگ کے خطرے کا شور مچا کر کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوجیں اتار سکے۔ موجودہ حکومت اس ضمن میں بھی امریکہ کی بات ماننے کے لئے تیار نظر نہیں آتی۔ تاہم حکومت اور روائتی سیاسی عناصر امریکی دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ ایک انقلابی پارٹی اور اس کی قیادت ہی بیرونی طاقتوں کے دباؤ کو توڑ سکتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ اسلامی انقلاب کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے جہاں بھارتی حکومت کشمیری مسلمانوں کے قتل عام اور کشمیری خواتین کی بے حرمتی میں مصروف ہے۔ دوسری طرف پوری قوم میں غیرت وحمیت کی حس گویا کہ ختم ہو چکی ہے جس کا مظہر ہماری مصنوعی ٹھاٹھ باٹھ کی حامل نمائشی تقریبات ہیں جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہے کہ نواز شریف نے بھی اسلام کے حوالے سے اپنے آپ کو بنیاد پرستی کے تصورات سے علیحدہ اور "پاک" کر لیا ہے اور اب وہ اسلام کا نام بھی نہیں لیتے۔ ملک کی مذہبی سیاسی جماعتیں سیاسی میدان سے آؤٹ ہو چکی ہیں جس کا مظہر ملک کی سب سے بڑی اور مضبوط مذہبی سیاسی جماعت کے امیر قاضی حسین احمد کا بے وقت غیر ملکی دورہ ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے حضرت علیؓ کی شخصیت کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضورؐ کے عام صحابیؓ کا ایمان بڑے سے بڑے ولی اللہ سے افضل ہے جب کہ صحابہؓ کے بعد امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے دلفوب اور دلکش ایمان کا راستہ قیامت تک کے لئے کھلا ہے۔ انہوں نے کہا ایمان کے حوالے سے فضیلت کا دور صحابہ کی مقدس جماعت کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے البتہ مسلمان اپنے اعمال وکردار کی وجہ سے صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے درجے اب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا انسانی شخصیت کے باطنی وروحانی حقائق کے رمز آشنا مسلمان صوفیا ہی تھے جنہیں روحانی ماہرین نفسیات کا مقام حاصل تھا جب کہ فرائڈ انسان کی حیوانی نفسیات کا بہت بڑا عالم تھا۔ انہوں نے کہا انسان حیوانی اور ملکوتی اوصاف کے مجموعے کا نام ہے۔ حیوانی طاقت اور ملکوتی اوصاف کے حامل لوگ دنیا میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیتے ہیں جب کہ انسانوں کی عظیم اکثریت میں یہ دونوں قوتیں کم تر درجے کی ہوتی ہیں اس لئے وہ کوئی نمایاں کام سرانجام دینے سے قاصر رہتے ہیں۔

انہوں نے کہا انبیاء کی جماعت میں حضورؐ وہ واحد شخصیت ہیں جن میں یہ دونوں اوصاف انتہائی بلند پایہ معیار اور توازن کے ساتھ موجود تھے۔ چنانچہ تمام رسولوں میں جامع الصفات شخصیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جب کہ صحابہ کی مقدس جماعت میں جامعیت کے اعتبار سے یہ منصب حضرت علیؓ کو حاصل ہے۔ حضرت علیؓ تربیت نبوی کا شاہکار، آپ کی سیرت کا عکس کامل اور حضورؐ کی صفات کا جامع مرقع تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا فضیلت ودرجہ بندی کا معیار اپنی جگہ موجود ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے اولین ساتھی اور خورشید نبوت سے استفادہ کرنے والے اور آپ کے دست وبازو تھے۔

امیر تنظیم اسلامی نے عربی زبان، نماز اور اذان کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کے ممبر عبد الرشید بھٹی کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتے ہوئے اسے فتنہ انکار حدیث سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا پوری دنیا کے انسانوں کے لئے رسالت کا عالمگیر پیغام کسی ایک زبان ہی میں ہو سکتا تھا چنانچہ عربی زبان کا انتخاب خود خالق کائنات نے کیا، جو حضورؐ کی مادری زبان بھی ہے۔ انہوں نے کہا عربی زبان امت مسلمہ میں یک رنگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ دینی یکجہتی اور امت کے اتحاد کی علامت عربی زبان ہی ہے جسے قیام پاکستان کے ساتھ ہی سرکاری زبان کے طور پر اختیار کر لیا جاتا تو ہم عالم اسلام کے ساتھ پوری طرح مربوط ہو جاتے۔

ملک عزیز پاکستان آج جن انتہائی پیچیدہ مسائل سے دوچار ہے
ان میں سرفہرست کراچی کا مسئلہ ہے۔

تحریک خلافت پاکستان

کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ مختلف مواقع پر اہم ملکی مسائل پر اظہار خیال کے لئے اہل فکر و دانش کو دعوت دیتی رہی ہے۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی کراچی کے اہم مسئلہ پر غور و فکر کے لئے

------ ایک سیمینار بعنوان ------

سالمیت پاکستان اور کراچی کا مسئلہ

29 جون بروز جمعرات 7:30 بجے شام
بمقام: قرآن آڈیٹوریم A-191 اتاترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
منعقد کیا جا رہا ہے

اس سیمینار میں درج ذیل اصحاب فکر و نظر کی شرکت متوقع ہے۔ ان میں سے مقدم الذکر پانچ حضرات نے شرکت کا پختہ وعدہ کر بھی لیا ہے جب کہ دیگر حضرات سے رابطے کی کوشش ہو رہی ہے۔

i) جنرل ریٹائرڈ حمید گل   ii) ایس ایم ظفر   iii) راجہ ظفر الحق
iv) جسٹس نسیم حسن شاہ   v) حنیف رامے   vi) نوابزادہ نصر اللہ خان
vii) حافظ حسین احمد   viii) شاہ فرید الحق   ix) مولانا وصی مظہر ندوی

شرکت کی عام دعوت ہے   (خواتین کی شرکت کا بھی اہتمام ہے)

المعلن: ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پاکستان

رائج الوقت مکروہ استحصالی نظام کی "برکات" کا ایک پہلو

عوام کے ووٹوں کے ذریعے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچنے والے ارباب اقتدار عوام کی روزمرہ کی مشکلات کا ازالہ بھی نہ کر سکیں تو پھر انہیں "عوامی نمائندے" کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں رہتا۔

ہفت روزہ

ندائے خلافت

اداریہ

پنجابی زبان میں نماز

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

چار پانچ روز قبل صوبہ پنجاب کے ایک ایم پی اے نے جو وزیر اعلیٰ کے مشیر بھی ہیں اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ "دوسری قوموں پر آسمانی کتابیں ان کی اپنی زبان میں اتریں لیکن ہم پر عربی مسلط کی گئی جس کے نتیجے میں ہم مذہب سے دور ہوتے گئے۔ اگر ہم پانچ وقت اذان اپنی زبان میں دیا کریں تو ہمارے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو برسوں سے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن کرپشن میں مصروف ہیں کیونکہ انہیں علم نہیں کہ وہ نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں"۔ اس ملحدانہ گفتگو پر اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر بجا طور پر شدید رد عمل ہوا۔ پاکستانی قوم کا خاصہ ہے کہ کوئی مسلمان دینی اعتبار سے کتنا ہے ضعیف العمل کیوں نہ ہو وہ دین اسلام پر مخاصمانہ تنقید برداشت نہیں کرتا۔ یہ انداز محض جذباتی ہی نہیں، منطقی بھی ہے۔ دین اسلام کا بنیادی اصول ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 256) یعنی اسلام کا اعتقادی اور اخلاقی و عملی نظام کسی پر زبردستی نہیں ٹھونسا جاسکتا۔ جب شمولیت کا معاملہ رضا و رغبت پر ہو، پسند و ناپسند پر ہو تو پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی قسم کی تنقید کرے۔ جسے وارا کھائے وہ اس دین کو قبول کرتے ہوئے شامل ہو جائے اور جسے وارا نہ کھائے وہ اپنے باپ، دادا، پردادا کے مذہب پر قائم رہے۔ اسی طرح توہین رسالت کے ارتکاب پر سزائے موت کے بارے میں ایک غیر ملکی صحافی نے ہم سے سوال کیا کہ اتنی کڑی سزا کا کیا جواز ہے۔ ہمارا استدلال یہ تھا کہ دنیا میں ہر جرم کے پیچھے خواہ وہ کتنا ہی گھناؤنا کیوں نہ ہو کوئی نہ کوئی مجبوری ضرور ہوتی ہے۔ کہیں حسد، کہیں انتقام، کہیں دشمنی، کہیں رقابت، کہیں نفرت، کہیں منفعت، اور کہیں ضرورت۔ مگر اللہ کے رسول ؐ کی اہانت کے لئے کوئی مجبوری درپے نہیں ہو سکتی۔ جب معاملہ ہی رضا و رغبت کا ہو، جب کوئی مجبوری بھی نہ ہو تو پھر کوئی شخص ایک ارب پچیس کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کا ارتکاب کیوں کرے۔ ایسے مجرم کی سزا موت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب مذکور ایم پی اے نے اسمبلی میں اپنی تقریر کے ردعمل میں عوام کے تیور دیکھے تو ہوش ٹھکانے لگا اور انہوں نے اسمبلی میں ہی معذرت پیش کی جس سے معاملہ قانونی طور پر تو ختم ہو گیا۔ تاہم ہماری دانست میں اس معاملے پر سنجیدہ غور و فکر کا اخلاقی جواز باقی ہے اس لئے کہ یہ الفاظ ایک پڑھے لکھے مسلمان سے معزز ایوان میں سرزد ہوئے۔ اور یہ پہلی بار نہیں ہوا۔ کئی سال قبل بھی ایسا ہی فتنہ رونما ہوا تھا۔ ایک پڑھے لکھے شخص نے پنجابی زبان میں نماز ادا کرنے کی مہم کا آغاز کیا مگر وہ بے بنیاد خاکے کی طرح تحلیل ہو گئی۔ دین اسلام کا پیغام آفاقی ہے۔ نبی اکرم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک ملک، کسی ایک قوم یا کسی ایک زمانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے اور ہمیشہ کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے (سورۃ سبا، آیت 28)۔ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ کتاب صرف اہل عرب کے لئے ہے۔ انسانوں کی عام ہدایت کے لئے جو چیز بھی پیش کی جائے گی وہ بہرحال انسانی زبانوں میں سے کسی ایک زبان ہی میں پیش کی جائے گی اور اس کے پیش کرنے والے کی کوشش یہی ہو گی کہ پہلے وہ اس قوم کو اپنی تعلیم سے پوری طرح متاثر کرے جس کی زبان میں وہ اسے پیش کر رہا ہے۔ پھر وہی قوم دوسری قوموں تک اس تعلیم کے پہنچنے کا وسیلہ بنے۔ دین اسلام جزیرہ نما عرب سے چہار سو پھیلا اور آج نسل، رنگ، زبان و جغرافیائی حدود سے قطع نظر قرآن کی تلاوت ہر جگہ عربی زبان میں کی جاتی ہے، اذان عربی زبان میں دی جاتی ہے اور نماز عربی زبان ہی میں پڑھی جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بعض عجمیوں نے صحابہ کرامؓ کے سوا اہل عرب کو بھی علم و فضل میں مات کر دیا۔ دور کیا جایئے ہم حضرت شہید اللہ ہی کی مثال پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا آخری حصہ کراچی میں روشن مینار کی طرح گزارا۔ آپ انگریز النسل فوجی افسر تھے۔ ہمیں وہ دن یاد ہے جب وہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بالآخر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ غیر مسلم ان کی صحبت میں دو تین مرتبہ بیٹھنے کے بعد نہ صرف اسلام قبول کر لیتے بلکہ وقت کے ساتھ لائق تقلید مسلمان شخصیت میں ڈھل جاتے۔

اگر کسی شخص کو قرآن کی تلاوت یا نماز فائدہ نہیں پہنچا رہی تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اسے جان لینا چاہئے کہ یا تو اس کی کوشش ناکافی ہے یا اس میں کوئی جھول ہے۔ قرآن کا دعویٰ ہے کہ قرآن کے استدلال سے نصیحت کا حصول آسان ہے (سورۃ قمر، آیت 17) اور یہ کہ نماز بلاشبہ بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے (سورۃ العنکبوت، آیت 45)۔ جہاں برصغیر کے مشکل بلکہ مشکل ترین سیاسی حالات میں دین اسلام کی تعلیمات کے نظام کو قائم رکھنے میں علماء کرام کی خدمات لائق صد تحسین ہیں وہاں ہم اپنے ان اکابرین کی خدمت یہ عرض کرنے کی جسارت کرنا چاہتے ہیں کہ خواندہ مسلمانوں کو فہم قرآن کی طرف متوجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں شرح خواندگی ویسے ہی شرمناک حد تک کم ہے اور اگر یہ طبقہ بھی قرآن سے غافل رہے تو پھر قومی سطح پر اصلاح کا امکان کیا باقی رہ جائے گا۔ بے جا خوشامد کے گناہ کے بارے باخبر ہوتے ہوئے ہماری گذارش ہے علماء کرام کی خدمت میں کہ جس طرح امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے ہم عصر زمانے میں رجوع الی القرآن کے ضمن میں بے مثال خدمت سرانجام دی ہے آپ بھی اس اہم ضرورت کی جانب اپنی خصوصی توجہ مرکوز فرمائیں۔

عوامی حکومت عوام ہی سے صف آراء ہے

پولیس کا ادارہ جرائم کو تحفظ فراہم کرتا ہے

تحریر: نجیب صدیقی

یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر شخص کے ذہن میں ابھرتا ہے۔ انگریز نے پولیس کے نظام کو اپنے استحکام کے لئے بنایا تھا۔ پولیس کے ذریعہ عوام پر تسلط حاصل کر کے وہ چین سے حکومت کر رہا تھا۔ اس کے باوجود اس دور میں پولیس کے اندر کچھ اخلاقی قدریں پائی جاتی تھیں۔ ان کا ایک معیار تھا۔ وہ اپنی عزت نفس کو دو ٹکے میں فروخت نہیں کرتے تھے۔ فرائض پوری پابندی سے ادا کرتے تھے۔ قانون پر خود بھی قائم رہتے تھے اور قانون کی حکمرانی کو نافذ کرنے میں نہایت چاق و چوبند تھے۔ اس دور کا معاشرہ بہت سے اخلاقی ذمائم سے پاک تھا۔

جب باڑھ ہی فصل کو کھانا شروع کر دے تو کھیت کیسے بچے گا

آج جب کہ ہم آزاد ہیں اور اس آزادی کو بھی تقریباً نصف صدی ہو رہی ہے، پھر ہم ایک اسلامی جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، مگر ہماری پولیس راجواڑوں کی پولیس سے بھی زیادہ سخت گیر، ظالم، سفاک اور بے رحم ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ ریاست پولیس سے وہ کام لیتی ہے جو سراسر غیر آئینی، غیر اخلاقی اور انسانیت سوز ہوتے ہیں۔ اپنی حکومت کی بقا کے لئے پولیس کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔

ہماری پولیس راجواڑوں کی پولیس سے بھی زیادہ سخت گیر، ظالم، سفاک اور بے رحم ہے

پولیس ان کے مقاصد کی تکمیل کرتی ہے اور ساتھ ہی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر طرف ہاتھ مارتی ہے۔ اس ملک کے غریب عوام اس کی چراگاہ بن جاتے ہیں مہذب معاشرہ میں اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

ہمارے ارباب اختیار اپنے دور اقتدار میں دنیا کے مختلف ملکوں کا سفر کرتے ہیں وہ اپنی آنکھوں سے وہاں کا نظام دیکھتے ہیں اور اپنے ملک میں آکر اس کی تعریف بھی کرتے ہیں مگر اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔

اخبارات اگرچہ حکومت کے دباؤ میں ہوتے ہیں مگر اس کے باوجود کئی واقعات اخباروں کی زینت بن جاتے ہیں کہ فرضی پولیس مقابلہ میں اتنے آدمی مارے گئے۔ یہ فرضی پولیس مقابلے آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور ہمارے کرتا دھرتا اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ یا بے خبر بن جاتے ہیں۔ گھروں سے گرفتار کئے جانے والے نوجوانوں کی میت جب گھر واپس آتی ہے تو گھر والوں کو یہ مژدہ سنایا جاتا ہے کہ یہ پولیس مقابلے میں "شہید" کئے گئے ہیں۔ گھر والے فریاد لے کر کس کے پاس جائیں۔ مزید شامت سے بچنے کے لئے وہ صبر کا کڑوا گھونٹ پی کر آزادی کی دیوی کے چرنوں میں جھک جاتے ہیں۔ آزادی کی دیوی جس کے لئے انہوں نے انگریزوں سے جنگ لڑی تھی، ہندوؤں کا مقابلہ کیا تھا، گھر بار چھوڑا تھا، بے وطن ہوئے تھے، آزمائشوں کے جانے کتنے دریا عبور کرنے پڑے تھے، لیکن آزادی کی وہ دیوی جب جوان ہوئی تو اس نے ان کے بچوں کا خون پینا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ تاحال جاری ہے اور مستقبل میں بھی کوئی اچھی صورت نظر نہیں آتی۔

پولیس کا وہ پہلا ادارہ ہے جو امن و امان قائم کرنے اور لوگوں کی عزت و ناموس اور اموال کی حفاظت کا ذمہ دار ہے مگر جب باڑھ ہی فصل کھانی شروع کر دے تو وہ کھیت کیسے بچے گا!

ارباب اقتدار اس سے صرف نظر اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو پولیس کے ذریعہ پورا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج کی حزب اختلاف کو پولیس کے رویے سے جتنے شکایات ہوتی ہیں وہ جب خود برسراقتدار آتی ہے تو اسی پولیس کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اس لئے کہ اب وہ پولیس اس کی اپنی ہوتی ہے اور اس کے تحفظ کی ضامن ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح کی طرف سے وہ غافل ہو جاتی ہے۔

عوامی نمائندے اپنے اقتدار کے تحفظ کی جنگ میں مصروف عمل ہیں۔

اس رویے نے پولیس کو اتنا بے خوف کر دیا ہے کہ اس کا ہاتھ ہر گریبان تک بے دھڑک ہو کر پہنچ جاتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ یہ ادارہ جرائم کو تحفظ دیتا ہے۔ اس کی نگرانی میں جوئے کے اڈے چلتے ہیں، غنڈے اور رسہ گیر پلتے ہیں۔ جیب کتروں کو تحفظ ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے جرائم معاشرے میں اسی کے سائے تلے سر اٹھاتے ہیں اور بے خوف و خطر ہو کر اپنا کام کرتے ہیں۔

آزادی کا پھل تو صرف ان لوگوں کے حصے میں ہے جو برسراقتدار ہوتے ہیں اور ہمارے ملک میں ایک "خاص طبقہ" ہے جو ہمیشہ ایوان حکومت سجاتا ہے۔ دوسرے درجہ پر وہ انتظامیہ ہے جو برسراقتدار طبقے کے لئے بیساکھی کا کام دیتی ہے اور وہ بھی آزادی کے پھل سے بھرپور طریقے سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ تیسرے درجہ پر پولیس ہے جو ان دونوں کو تحفظ بھی دیتی ہے اور بے خوف و خطر اس معاشرے سے اپنا حصہ وصول کرتی ہے۔ مار کھانے، ٹیکس ادا کرنے اور ذلت آمیز سلوک برداشت کرنے کے لئے عوام ہیں جن کا ہر اگلا دن پچھلے دن سے بھاری ہوتا ہے۔ عوام الناس تو ایسے "مرد از غیب" کے منتظر ہیں جو خمینی کے انداز میں آئے اور اس جھاڑ جھنکار کو صاف کرے، معاشرے سے گندگی دور کرے اور ان لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچائے جو خدا بنے بیٹھے ہیں۔

حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں ملک کی بگڑتی ہوئی حالت کو درست نہیں کر سکتے

آپ بسوں میں سفر کیجئے یا پارک میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی باتیں سنئے وہ اصلاح معاشرہ سے بالکل مایوس ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار دونوں ملک کی بگڑی ہوئی حالت کو درست نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ یہ دونوں ہی اقتدار کی کرسی ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ مایوسی کے اس اندھیرے میں امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔ اندرونی طور پر آج ملک جس قدر انتشار کا شکار ہے اس سے پہلے نہ تھا۔ ہمارے انتشار کی خبریں دنیا کے ٹیلیویژن ایک ایک بستی تک پہنچا رہے ہیں۔ جو قوم اپنے ہی ایک شہر میں تین سال میں امن قائم نہ کر سکی اس کے ہزاروں شہری مارے جا چکے ہوں وہ دنیا میں عزت کا مقام کیسے پا سکتی ہے؟ جو حکومت اپنے شہریوں کو انصاف مہیا نہ کر سکے بلکہ ان پر عرصہ حیات تنگ کر دے وہ دوسری قوموں کے برابر کیسے کھڑی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوست ممالک بھی ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور جن کے چرنوں میں ہم پناہ لینا چاہتے ہیں ان کی طرف سے ٹھوکر پر ٹھوکر مل رہی ہے۔ عزت نفس کی وہ مٹی پلید ہو رہی ہے جسے دیکھ کر ہمسایہ ممالک ہمارا تمسخر اڑا رہے ہیں۔ عوامی حکومت عوام کے ساتھ صف آراء ہے۔ ہماری اپنی پولیس کی گولیاں ہمارے اپنے سینے میں اتر رہی ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ کی آبادی کو دہشت گرد کا لقب دیا جا چکا ہے۔ جمہوری ملک میں جمہوریت کی تسبیح پڑھنے والی جماعت بلدیات کے الیکشن اس خوف سے نہیں کراتی کہ سرعام وہ رسوا ہو جائے گی اس کے بھرم کی ہنڈیا چوراہے پر پھوٹ جائے گی۔ اس کے کارکن اپنی ضمانت نہ بچا سکیں گے۔ پھر بھی ہم خود سے سرخرو بن کر جھوٹی انا میں گرفتار ہیں۔ ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے عدل و انصاف ناگزیر ہے۔ دلوں کی آگ کو اس کے بغیر نہیں بجھایا جا سکتا۔

پولیس کو انسانیت کا سلیقہ سکھانے کے لئے اس میں بنیادی اصلاح کرنی پڑے گی۔ اسے یہ بنیادی سبق پڑھانا پڑے گا کہ یہاں کا ہر شہری محترم ہے۔ ان کی حیثیت حاکم کی نہیں خادم کی ہے۔ پولیس کی لغزش پر جب تک سخت گرفت نہیں کی جائے گی وہ اپنا سمت درست نہیں کر سکتی۔ آج کی دنیا اور ماضی کی دنیا میں فرق ہے۔ آج ظلم کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ بین الاقوامی سطح پر اس کی تشہیر کو روکا نہیں جا سکتا۔ جھوٹے پروپیگنڈے تادیر نہیں چلتے۔ موجودہ حالات کو اگر اس طرح چلنے دیا گیا تو ایک ایسا بڑا دھماکہ ہو سکتا ہے کہ ایوان کے پرخچے اڑ جائیں اور جو لوگ آنکھ بند کر کے اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان ہیں وہ ڈھونڈنے سے دستیاب نہ ہوں۔

دعوت دین کی راہ کی مشکلات

چو می گویم مسلمانم بلرزم — کہ دانم مشکلات لاالٰہ را

جہاں تک ذاتی دعوت و تبلیغ کا تعلق ہے وہ تو جاری ہے حقیقت یہ ہے کہ دین کا "داعی" اپنے گاؤں، علاقہ اور معاشرے میں اچھوت بن جاتا ہے۔ یہی سوال بہت سے ساتھیوں کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ ساتھ کھیلنے اور مل بیٹھنے والے بھی دین کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جس کسی سے بات کریں وہ دین کے حوالے سے پیش رفت کرنے اور میدان عمل میں پاؤں رکھنے سے گریزاں نظر آتا ہے۔ طعن و تشنیع اور استہزا کے حامل فقروں کی بھرمار رہتی ہے۔ یہ وہ حالات ہیں جن سے رفقائے تنظیم کو سابقہ پیش آرہا ہے۔

محمد ظریف نقیب اسرہ دائیوال

حلقہ لاہور ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

حجرہ شاہ مقیم میں دو روزہ پروگرام

23 جون جمعۃ المبارک کی صبح 15 رفقاء پر مشتمل دو قافلے ساہیوال اور حجرہ شاہ مقیم کے لئے روانہ ہوئے۔ حجرہ شاہ مقیم کے قافلہ کی قیادت کے فرائض ناظم حلقہ جناب محمد اشرف وصی نے ادا کئے۔ جامع مسجد امدادیہ حجرہ شاہ مقیم میں "دین کا جامع تصور" کے عنوان سے دو گھنٹے کا اجتماعی مطالعہ ہوا۔ بعد ازاں تین مساجد میں خطبات جمعہ کا موقع ملا۔ تینوں مساجد میں تنظیم کی دعوت اور انقلابی فکر کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ یہ ذمہ داری محمد اشرف وصی' پروفیسر فیاض حکیم اور محمد نواز نے ادا کی۔ بعد نماز مغرب ڈولہ مستقیم میں محترم فیاض حکیم نے سورہ العصر کے حوالے سے گفتگو کی جب کہ بعد نماز فجر ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی نے سورہ فاتحہ کے موضوع پر خطاب کیا۔ دوسرے روز ڈھائی گھنٹے دورانیہ پر مشتمل منہج انقلاب نبوی ؐ پر مذاکرہ ہوا جس میں رفقاء کے علاوہ احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ عام کا وقت بعد نماز عصر طے کیا گیا تھا۔ جلسہ ہذا کی تشہیر کے لئے ذاتی رابطہ کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کا بھی بھرپور استعمال کیا گیا۔ جلسہ میں پچاس سے زائد احباب نے شرکت کی جس میں مقامی علمائے کرام بھی موجود تھے۔ محمد اشرف وصی نے خطاب کرتے ہوئے کہا بحیثیت مسلمان ہمارے دنیوی اور دینی تمام مسائل کا حل قرآن وسنت کی انقلابی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ انہوں نے موجودہ استحصالی اور مکروہ نظام کی خباثتوں کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے ان کے خاتمے کے لئے اسلام کے عادلانہ نظام کو رائج کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ دو روزہ پروگرام میں مجموعی طور پر چار سو کی تعداد میں احباب تک اسلام کا انقلابی پیغام اور منہج انقلاب نبوی ؐ پر مبنی طریق کار پہنچایا گیا۔

☆☆☆

سود پر قرآنی تبصرہ

جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو آخر سود جیسی چیز ہے حالانکہ تجارت کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خواری سے باز آجائے اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے جو اس حکم کے بعد پھر اس کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ سود کو نیست ونابود کر دیتا ہے اور صدقات کو نشو ونما دیتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرو۔ جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ماننے والے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کر لو تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

سورۃ البقرہ آیات 275 تا 279

بقیہ جنوبی پنجاب

نجات پانے کی واحد راہ اسلامی انقلاب کی اجتماعی جدوجہد ہے۔ اسلامی انقلاب کے لئے الیکشن کے ذریعے نہیں بلکہ منہج انقلاب نبوی ؐ پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی منزل کو پا سکتے ہیں۔ خطاب کے آخر میں انہوں نے نبوی ؐ طریق کار بھی بتایا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر کتب کا سٹال بھی لگایا گیا۔ اس کے بعد رضا محمد گجر صاحب کی رہائش گاہ پر تمام رفقاء کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اسی جگہ ڈاکٹر منظور صاحب نے رضا گجر صاحب کے احباب اور مہمانوں کے سامنے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی۔ اور تنظیم کے موقف کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ الیکشن کے ذریعے کن خرابیوں کی وجہ سے یہاں اسلامی نظام نہیں آسکتا۔ الیکشن کے ذریعے صرف حکومتیں تبدیل ہوتی ہیں نظام نہیں بدلا کرتے۔ سامعین نے تنظیم کی دعوت کو بغور سنا اور فراخ دلی کا اظہار کیا۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا دے اور یہاں اسلامی نظام حیات قائم ہو۔ تقریباً ۴ بجے یہ قافلہ واپس اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ اس دو روزہ میں ۲۲ رفقاء نے شرکت کی۔

۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر سی کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تربیتی شب بسری پروگرام

(نامہ نگار) گوجرانوالہ۔ 15 جون بروز جمعرات بعد از نماز عصر تا 16 جون بروز جمعۃ المبارک صبح 8 بجے تک ایک تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تقریباً 40 رفقاء اور 12 مہمانوں نے شرکت کی۔ ناظم حلقہ شاہد اسلم نے "عظمت قرآن" کے موضوع پر درس دیا۔ 4 نئے اور 6 پرانے رفقاء نے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ ہر مقرر کے لئے 30 تا 45 منٹ کا دورانیہ تھا۔ نئے مقررین میں سے امان اللہ اور خورشید نبی نور کے خطابات علی الترتیب جوش اور ہوش سے مزین تھے۔ پرانے رفقاء میں اشرف ڈھلوں' احمد علی بٹ' جمشید رضا ور طارق خورشید کے دروس قابل ذکر ہیں۔ اشرف ڈھلوں اور طارق خورشید نے علی الترتیب "اسلام دین یا مذہب" اور "دینی فرائض کا جامع تصور" کو سمجھنے سمجھانے کے لئے وائٹ بورڈ کا استعمال کیا۔ حاضرین کی اکثریت نے اس طریقہ تدریس کو پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ قرآنی فکر کی ترغیب وتشویق کی اس ادنیٰ کوشش کو قبول فرمائے۔

ملک کا ایک "خاص طبقہ" ہی ہمیشہ ایوان حکومت کو سجاتا ہے

مسجد فضیلیہ عثمانیہ سنت نگر میں لاہور وسطی کا ایک روزہ دعوتی پروگرام

22 جون بروز جمعرات کو لاہور وسطی کا ایک روزہ پروگرام ہوا۔ رفقاء کو نماز عشاء مسجد فضیلیہ ہی میں پڑھنے کی ہدایت تھی چنانچہ رفقاء نماز سے قبل ہی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ عشاء کے بعد راقم نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی حدیث مبارکہ کا درس دیا جس میں حضور اکرم ؐ نے پانچ ادوار کا ذکر کیا ہے اور حاضرین مجلس کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ نظام خلافت کا قیام تو ہونا ہے اب ہمارے سوچنے کا مقام یہ ہے کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں اور خلافت کے قیام کے لئے مسلمانان پاکستان کی خصوصی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

درس حدیث کے بعد باہمی تعارف کا پروگرام ہوا جس کا مقصد یہ تھا کہ رفقاء تنظیم میں یگانگت اور محبت بڑھے جو کہ ایک انقلابی جماعت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ باہمی تعارف کے بعد حافظ عرفان نے سورۃ الملک اور سورۃ المدثر کے حوالے سے فکر آخرت پر روشنی ڈالی۔ درحقیقت آخرت کا تصور ہی ایک مسلمان کے اچھے یا برے عمل کی بنیاد ہے۔ آخرت پر یقین جتنا پختہ ہو گا اتنا ہی تقویٰ پیدا ہو گا جتنا آخرت پر یقین کمزور ہو گا اسی قدر انسان پر غفلت طاری ہو گی بلکہ اس کا فلسفہ حیات ہی "بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" بن جائے گا۔

درس قرآن کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ جمعہ کے دن پروگرام کا آغاز فجر کی نماز کے بعد الطاف حسین صاحب کے درس قرآن سے ہوا جنہوں نے سورۃ مریم کی آیات 6 تا 8 کا درس دیا اور توبۃ النصوح پر تفصیلاً روشنی ڈالی کہ توبہ کے تمام لوازم پورے کئے بغیر توبہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ لازم ہے کہ توبہ کرنے والا اپنے کیے پر پشیمان ہو' جس گناہ کا اس سے صدور ہوا ہے اس پر اللہ سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا عزم کرے۔ اگر انسان یہ شرائط پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

ناشتے کے بعد غازی محمد وقاص صاحب نے سورۃ الرحمان کی پہلی چار آیات اور احادیث نبویہ ؐ کے حوالے سے "علم کی فضیلت واہمیت" کے موضوع پر خطاب کیا کہ حضور اکرم ؐ نے علم کے حصول پر کس قدر زور دیا ہے آپ پر تو وحی کا آغاز ہی لفظ "اقرا" سے ہوا ہے۔ نبی اکرم ؐ کا یہ فرمان "مہد سے لحد تک علم حاصل کرو" گویا اس بات کی تاکید ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے عمر کی بھی کوئی قید نہیں بالخصوص رفقائے تنظیم کے لئے تو یہ اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کہ انہیں اپنی دعوت کو اعلیٰ علمی سطح پر پیش کرنے کے لئے مطالعے کی کتنی ضرورت ہے۔

ایک روزہ پروگرام میں "تعارف اکابرین" کا پروگرام بڑی دلچسپی کا حامل ہے جس میں مرکزی مجلس عاملہ کے کوئی رکن اپنا تفصیلی تعارف کرواتے ہیں۔ نائب امیر تنظیم جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے اپنا تفصیلی تعارف کرایا اور بعد میں رفقاء کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ بعض رفقاء نے بڑے تیکھے اور نجی نوعیت کے سوالات کئے لیکن ڈاکٹر صاحب نے بڑے تحمل سے ان سوالات کے جوابات دیئے بعد میں مرزا ایوب بیگ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہماری تنظیم میں احتساب کا جو عمل جاری ہے اس کی نظیر شاید کسی اور جماعت میں نہیں ملتی۔

یہ پروگرام ان رفقاء کے لئے حوصلے کا باعث ہے جن کو دین پر چلنے میں گھریلو اور معاشرتی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ اگر انسان پورے عزم کے ساتھ دین پر چلنے کا عہد کر لے تو یقیناً مشکلات تو آئیں گی لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرما دے گا۔ اگلا پروگرام ایک مذاکرے پر مشتمل تھا جس میں "رفقاء کو ذاتی رابطے میں درپیش مشکلات کا احاطہ کیا گیا۔ ان کو دور کرنے کے لئے ان کے پاس کیا تجاویز ہیں"۔ تمام رفقاء کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ہر گروپ کا ایک لیڈر مقرر کیا گیا جس نے رفقاء سے گفتگو کر کے مشکلات اور تجاویز مرتب کیں جو مشکلات سامنے آئیں ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔ معاشی جکڑ بندیاں' **جھجک**' مطالعے کی کمی' قوت کردار کی کمی' غفلت وغیرہ۔ بعد میں بیگ صاحب نے رفقاء کی راہنمائی کے لئے چند تجاویز دیں کہ اگر رفقاء ان پر عمل کریں تو وہ اپنی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں لیکن انہیں اپنے اندر جذبہ عمل پیدا کرنا ہو گا اگر جذبہ پوری طرح بیدار ہو تو مشکلات پر قابو پانا مشکل نہیں ہوتا۔

نماز عصر کے بعد نوید احمد شیخ نے سورۃ نور کی آیات 54 تا 56 کا درس دیا جن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے تین پختہ وعدے کئے ہیں۔ اگر ہم آج بھی ان وعدوں کو پورا کرنے کا عزم کر لیں تو کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے قیام کا عظیم کام ہمارے ہی ہاتھوں پورا کرا دے۔

آخری پروگرام کارنر میٹنگ تھی جو کرشن نگر چوک میں منعقد ہوئی۔ گفتگو کا وہی طریقہ اختیار کیا گیا جو عشرہ دعوت کے دوران اپنایا گیا تھا جس میں پہلے بیس منٹ کا خطاب ہوتا پھر حاضرین کو سوالات کی دعوت دی جاتی تھی۔ راقم نے اپنے خطاب میں ملک کے موجودہ حالات کے حوالے سے لوگوں کو دعوت فکر دی اس کے بعد مرزا ایوب بیگ صاحب اور راقم نے لوگوں کے سوالات کا سامنا کیا۔ الحمدللہ سوال جواب کے ذریعے تنظیم کی دعوت کھل کر لوگوں کے سامنے آئی۔ یہ پروگرام نہایت پرسکون ماحول میں ہوا۔ لوگوں نے سوالات کے جوابات پوری توجہ اور دلچسپی سے سنے اللہ تعالیٰ کا صد شکر ہے کہ افہام وتفہیم کا یہ اسلوب بھی تنظیم اسلامی ہی نے اختیار کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ڈائیلاگ کے ذریعے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھا جائے تاکہ لوگ ایک دوسرے کے قریب آسکیں۔ رفقاء تنظیم نے اس پروگرام کو بہت مفید پایا۔ دعا پر اس کارنر میٹنگ کا اختتام ہوا اور رفقا ایک ولولہ تازہ لئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

مرتب: نفیس احمد شیخ
نقیب اسرہ کچہری

علی پور چٹھہ میں دو روزہ پروگرام

علی پور چٹھہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں ایک دو روزہ جماعت نے علی پور چٹھہ کا دورہ کیا۔ مسجد امیر حمزہ چوک میں دعوتی اجتماع سے رفیق تنظیم طارق خورشید نے نیکی کے حقیقی تصور کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد بالمقابل تھانہ علی پور میں نائب ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن مرزا ندیم بیگ نے سورہ نور کی آیت نمبر ۵۵ کی روشنی میں "نظام خلافت" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ دوسرے روز قادر آباد میں مقیم ساتھیوں سے ملاقات ہوئی۔

بقیہ شمالی پنجاب

پر عزم ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی شہادت کے فوراً بعد عرب ممالک میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گی اور ان ممالک کا بنیاد پرست نوجوان یہودیوں کے عزائم کی راہ میں سد ذوالقرنین بن جائے گا۔

11 جون کو ہری پور کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں عصر تا مغرب ایک مقامی ہوٹل کے ہال میں امیر محترم کا خطاب ہوا جس میں انہوں نے موجودہ بین الاقوامی اور ملکی حالات کا تفصیل سے ذکر کیا اور امت مسلمہ کی زبوں حالی کا وہ نقشہ کھینچا کہ صورت حال مولانا حالی کے اس شعر جیسی نظر آنے لگی کہ۔

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے

مانے نہ کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

لیکن ساتھ ہی امید کی کرن بھی دکھلائی کہ بالآخر دین اسلام کا غلبہ تو ہو کر رہنا ہے۔ یہ بات قرآن سے بھی ثابت ہے اور حدیث نبویہ میں بھی بکثرت پیشین گوئیوں کی صورت میں موجود ہے۔ نیز یہ کہ اس عالمی غلبے کا آغاز بھی احادیث نبویہ کی رو سے اسی خطے سے ہو گا جس میں مسلمانان پاکستان' افغانستان اور ایران بستے ہیں۔ علامہ اقبال مرحوم نے احادیث نبویہ کے اس مضمون کو اپنے اس شعر میں اس طرح بیان کیا ہے کہ۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

اس خطاب کو سننے کے لئے 500 کے قریب حضرات ہمہ تن گوش رہے۔ شرکاء کی کثیر تعداد بعد ازاں سوال جواب کی نشست میں بھی موجود رہی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ ہری پور میں مختصر قیام کے دوران رفیق محترم جناب انجینئر عبد العزیز صاحب نے مہمانوں کے آرام کا بھرپور خیال رکھا اور روایتی مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ اسی رات مانسہرہ کے لئے روانگی ہوئی۔ مانسہرہ میں رفیق محترم ڈاکٹر محمد اورنگزیب کا مکان ہماری قیام گاہ تھی۔ انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ اگلے روز ساڑھے دس بجے مانسہرہ بار ایسوسی ایشن میں خطاب ہوا جو سوال جواب کی نشست سمیت 2 گھنٹے تک جاری رہا۔ امیر محترم کے اس پورے دورے کے دوران ان کا یہ خطاب اپنی تاثیر اور جوش خطابت کے اعتبار سے ذروۃ السنام کی حیثیت کا حامل تھا۔ وکلاء کی کثیر تعداد نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے امیر محترم کے اس خطاب کو سنا جس کا اظہار بعد ازاں ان کے ان سوالات سے بھی ہو گیا۔

اس دورے کا آخری پروگرام ایبٹ آباد کے جلال بابا آڈیٹوریم میں امیر محترم کا خطاب عام تھا۔ یہاں پر خطاب کا عنوان "امت مسلمہ کی موجودہ پستی اور اس کا قرآنی حل" تھا یہی وہ مضمون تھا جسے امیر محترم نے اب تک کی اپنی تقاریر میں مختلف انداز میں بیان کیا تھا۔ حاضرین کی تعداد 350 کے لگ بھگ تھی۔ امیر محترم کا یہ خطاب ڈیڑھ گھنٹہ پر محیط رہا۔ رات رفیق محترم محمد نیاز صاحب کے ہاں قیام رہا اور علی الصبح نماز فجر کے فوراً بعد لاہور کے لئے روانگی ہو گئی۔ اس پورے دورے کے دوران جن رفقاء نے محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا ان میں مقامی رفقاء کے علاوہ ناظم حلقہ' نائب ناظم حلقہ' محمد طفیل گوندل صاحب' برخوردار محمد طاہر اور عبدالغفور صاحب مع اپنے فرزندان کے قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر عبدالخالق نائب امیر تنظیم اسلامی

رجسٹرڈ ایل نمبر ------ 9184
شمارہ ------ 27
جلد ------ 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

پتہ:

حلقہ جنوبی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

تونسہ اور ڈیرہ غازیخان میں دو روزہ کی رپورٹ

ماہ مئی ۹۵ء میں تمام رفقاء کو بتایا گیا تھا کہ علاقائی سطح پر ڈیرہ غازیخان اور تونسہ شریف میں ایک دو روزہ لگایا جائے گا۔ الحمد للہ طے شدہ پروگرام کے تحت یہ پروگرام بھرپور انداز میں ہوا۔ ۲۴ مئی کی رات رفقاء حلقہ قرآن اکیڈمی ملتان میں اکٹھے ہوئے۔ تنظیم اسلامی وہاڑی کے رفقاء عزم واستقلال کے ساتھ ملتان میں رات گیارہ بجے پہنچے۔ اسی سفر کے دوران انہیں سخت اور تیز آندھی کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن اس طوفان میں بھی ان کے عزم وارادہ میں لغزش نہ آنے پائی۔ جمعرات کی صبح رفقائے تنظیم اسلامی ملتان بھی جمع ہو گئے۔ ساڑھے چھ بجے قرآن اکیڈمی ملتان سے دو گاڑیاں سفر پر روانہ ہوئیں۔ ایک گاڑی تونسہ کے لئے اور دوسری ڈیرہ غازی خان کی جانب روانہ ہوئی۔ ڈیرہ غازیخان کے عوام الناس میں مذہب اور تصوف کے گہرے اثرات ہیں لوگوں میں دین کی بہت تڑپ ہے۔ ڈیرہ غازیخان میں رفقاء تنظیم کا قافلہ اپنی منزل مقصود پر ٹھیک سوا آٹھ بجے پہنچ گیا۔ مسجد میں [illegible] ادا کئے۔ پروگرام کا آغاز درس قرآن کی نشست سے ہوا۔ محترم جناب مختار حسین فاروقی نے سورۃ الحدید کا تفصیلی درس دیا۔ اس سورۃ میں اقامت دین کے فریضہ کو واضح کیا گیا ہے اور رسولوں کو اس دنیا میں بھیجنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ درس قرآن سے رفقائے تنظیم پر تنظیم کی انقلابی فکر پر مزید انشراح صدر مستحکم ہوا اور اللہ کے دین کی خدمت کا عزم پھر سے پیدا ہوا۔ اس کے بعد جناب سعید اظہر عاصم نے "شعور حیات" نامی کتاب کے کچھ اقتباسات پڑھ کر سنائے اور دلوں کو گرمایا۔ نماز ظہر کی ادائیگی اور ظہرانہ و آرام کا وقفہ ہوا۔ نماز عصر کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ فاروقی صاحب نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد رفقاء کو گشتی پارٹیوں کی شکل میں مسجد سے ملحقہ علاقہ میں بھیجا گیا۔ رفقاء نے گھر گھر جاکر لوگوں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔

مغرب کے بعد جناب فاروقی صاحب نے سورۃ انعام کی آیات کی روشنی میں حقیقت ایمان اور ایمان کے ثمرات کو لوگوں کے سامنے پوری شرح وبسط کے ساتھ واضح کیا۔ مسجد کے پرسکون اور پاکیزہ ماحول اور مدرس کی ایمان سے لبریز تقریر نے لوگوں کے دلوں کے مخفی تار ہلا دیئے۔ روح کو بیدار اور دل کو لذت ایمانی سے سرشار کر دیا۔

دوسرے دن صبح کی نماز کے بعد درس قرآن ہوا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد تربیتی نشست کا آغاز ہوا جس میں رفقاء کی تربیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ تمام رفقاء نے قرآن کی آیات کے حوالے سے بات کی۔ قصے کہانیوں اور ضعیف روایات کو اپنی گفتگو کا موضوع نہ بنایا۔ نماز مغرب کے بعد کے پروگرام میں حاضرین کی تعداد ۱۵۰ کے لگ بھگ تھی۔ جناب مختار فاروقی نے قرآن وحدیث کی روشنی میں دلنشین انداز میں نظام خلافت کی برکات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے وقت ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا۔ مغرب کے پروگرام کے بعد یہ قافلہ واپس اپنی منزل کی طرف عازم سفر ہوا۔

رپورٹ: محمد سعید بھٹہ

تونسہ شریف کے لئے روانہ ہونے والے قافلہ کے امیر ڈاکٹر منظور صاحب تھے۔ ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق صاحب بھی اس قافلہ میں ہم سفر تھے۔ انہیں خصوصی طور پر لاہور سے بلایا گیا تھا۔ ان کا خطاب جمعہ تونسہ میں رکھا گیا تھا۔ خطاب جمعہ کی تشہیر کے لئے دفتر حلقہ جنوبی پنجاب کی طرف سے ایک ہزار ہینڈ بل بھی تیار کر کے پارسل کر دیئے گئے تھے۔ جن کو رفقاء تونسہ نے اپنے علاقہ میں تقسیم بھی کیا اور مساجد میں بھی لگایا۔ جناب رضا محمد گجر اور ان کے بھانجوں اور بھتیجوں نے رفقاء کی مہمان نوازی میں بھرپور تعاون کیا اور رات کو بھی ہمارے ساتھ مسجد میں قیام کیا۔

عصر کی نماز کے بعد رفقاء کو تین مختلف گروپس کی شکل میں مسجد سے ملحقہ علاقہ میں روانہ کیا گیا۔ رفقاء نے بڑی محنت سے لوگوں کو دعوت دی اور مغرب کے بعد ہونے والے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ الحمد للہ رفقاء کی محنت رنگ لائی مسجد میں کافی لوگ جمع ہو گئے ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب نے نہایت آسان اور دلکش انداز میں ملکی' عالمی حالات اور مسلم امہ کی دینی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ تونسہ کے لوگ دین سے محبت اور لگاؤ رکھنے والے ہیں اور نوجوانوں میں دین کی خدمت اور نیکی کے پھیلاؤ اور برائی کی روک تھام کا جذبہ بھی موجود ہے۔ رات کے آرام کے بعد پچھلی رات اڑھائی بجے تمام رفقاء تہجد کے لئے اٹھے۔ نماز تہجد کے بعد ڈاکٹر منظور حسین صاحب نے رفقاء کو مسنون دعائیں یاد کرائیں۔ نماز فجر کے بعد جناب عبدالرزاق نے درس قرآن دیا۔ تربیتی نشست کے لئے تمام رفقاء مسجد لنگاہ والی میں اکٹھے ہوئے۔ ناظم اعلیٰ صاحب کا خطاب جمعہ اسی مسجد میں تھا۔ وہاں ڈاکٹر منظور صاحب نے درس قرآن اور درس حدیث کے ذریعے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کو جلابخشی۔ پروگرام کے آخر میں نظام العمل کے حوالے سے رفقاء تنظیم کے بنیادی فرائض کو اچھی طرح حرز جان بنایا گیا۔ بہت سے پہلو ایسے تھے جو پہلی مرتبہ سامنے آئے۔

ساڑھے بارہ بجے خطاب جمعہ شروع ہوا۔ ناظم اعلیٰ نے نظام خلافت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آنے والا دور ان شاء اللہ عالمی خلافت کا ہو گا اور موجودہ دور کی بدحالی اور یہود کے شکنجہ سے

باقی صفحہ 3

حلقہ پنجاب شمالی کی دعوتی سرگرمیاں

حلقہ پنجاب شمالی میں امیر تنظیم اسلامی کی دعوتی و تنظیمی مساعی

گزشتہ ماہ کے اواخر میں انٹرنیشنل اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر جناب ذکی الدین شرفی کی جانب سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کو سیمینار میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ امیر محترم نے شمس الحق اعوان ناظم حلقہ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس سیمینار سے متعلق مکمل تفصیلات معلوم کریں اور ساتھ ہی انہیں اس بات کی خوشخبری بھی دے دی کہ ناظم حلقہ اگر چاہیں تو اپنے حلقہ میں مزید دعوتی پروگرام مرتب کر لیں۔ برادرم شمس الحق اعوان کو اور کیا چاہئے تھا کہ وہ تو خود ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کجا یہ کہ اب امیر تنظیم خود پیش کش کر رہے تھے۔ چنانچہ حلقہ پنجاب شمالی میں شامل اسلام آباد' ہری پور' مانسہرہ اور ایبٹ آباد کے علاقوں پر مشتمل چار روزہ پروگرام تشکیل پاگیا۔ امیر محترم کے دورہ کی تمام تر تفصیلات طے پاچکی تھیں کہ اچانک ہمارے دیرینہ اور بزرگ ساتھی' ندائے خلافت کے مدیر اور امیر محترم کے چھوٹے بھائی اقتدار احمد انتقال کر گئے۔ اقتدار احمد صاحب کی وفات کی وجہ سے یہ پورا پروگرام منسوخی کے خطرے سے دوچار ہو گیا۔ اقتدار احمد صاحب کے انتقال کے دوسرے روز جب امیر تنظیم سے مجوزہ دورے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ پورا پروگرام ان شاء اللہ شیڈول کے مطابق ہو گا اور پروگرام کے مطابق دورے کے دوران پورا سفر بذریعہ سڑک طے ہو گا۔ جسے بھی امیر محترم کا یہ فیصلہ معلوم ہوا وہ ایک مرتبہ تو حیرت میں مبتلا ہو گیا کہ اپنے عزیز بھائی اور ساتھی کی وفات کو ابھی دو ہی دن گزرے ہیں' اس دوران امیر محترم کو جو دلی صدمہ پہنچا اور گھٹنوں کی سخت تکلیف کے ساتھ جو جسمانی مشقت برداشت کرنا پڑی اس کے بعد اس پورے پروگرام کو نبھانے کا عزم کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا خود ناظم حلقہ برادرم شمس الحق جنہوں نے اس پروگرام کے لئے شدید مشقت کی تھی اور ان کی شدید خواہش تھی کہ یہ پورا پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچے وہ بھی امیر محترم کے اس فیصلے کو سن کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گئے۔

ایسا شخص جس نے حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے مشن کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا ہو صرف اسی کے لئے ممکن ہے کہ وہ کسی حد تک حضورؐ کے نقش قدم کی پیروی کر سکے۔ امیر محترم کے سامنے وہ حدیث نبویؐ تھی جس میں آپؐ نے ایسے کسی صدمے کے بعد تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ اس کے بعد ایک مسلمان کو اپنے روزمرہ کے معمولات شروع کر دینے چاہئیں۔

امیر محترم کا یہ دعوتی سفر 9 جون کو بعد نماز فجر شروع ہوا۔ پہلی منزل راولپنڈی تھی جہاں راولپنڈی اور اسلام آباد سے قریباً یکساں فاصلے ایک نئی بستی ہمک ماڈل ٹاؤن میں امیر محترم نے خطبہ جمعہ سے اپنے اس دورے کا پہلا پروگرام کیا۔ رفقاء تنظیم نے اس پروگرام کے لئے شدید محنت کی تھی اور انتظامی معاملات کے علاوہ اس بستی میں گھر گھر جاکر لوگوں کو اس پروگرام کی اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ نماز جمعہ کے لئے احباب کی حاضری خود رفقاء کی توقع سے بھی کہیں بڑھ کر تھی اس چھوٹی سی بستی میں سات آٹھ سو کے مجمعے کا ہو جانا خود اس بستی والوں کے لئے بھی حیران کن تھا۔ اس مرحلہ پر خطیب مسجد کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ جنہوں نے اس پروگرام کے لئے بھرپور تعاون بھی کیا اور امیر محترم کے خطاب کے بعد ان کی باتوں کی تصویب بھی کی اور سامعین سے بھی اپیل کی کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے مشن میں ان کا ساتھ دیں۔ شام 6 بجے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں انٹرنیشنل اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام امیر محترم کے خطاب کا موضوع "امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور اس کا حل" تھا۔ یہ خطاب ایک گھنٹے پر مشتمل تھا۔ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز کو اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو وہ نیو ورلڈ آرڈر کے پردے میں جیو ورلڈ آرڈر ہے جس کا توڑ صرف اسلام کا جسٹ ورلڈ آرڈر ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم دنیا کے کسی ایک مسلمان ملک میں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کا نمونہ قائم کر کے دکھا دیں۔ تنظیم اسلامی اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے جو حضورؐ کے منہج انقلاب سے مستعار طریقہ کار کے مطابق سرگرم عمل ہے۔

اگلے روز ہمک ماڈل ٹاؤن کی بستی میں سوال جواب کی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ سوال جواب کے بعد قریباً تین گھنٹے تک انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ راولپنڈی اسلام آباد کی چند نمایاں اور معروف شخصیات نے امیر محترم سے ملاقات کی۔ امیر محترم نے ان کے سامنے اپنے مشن کے خدوخال واضح کئے اور دست تعاون بڑھانے کے لئے غور وفکر پر بھی آمادہ کیا۔

شام ساڑھے چھ بجے انجمن خدام القرآن راولپنڈی کے زیر اہتمام استقبالیے میں امیر محترم نے خطاب کیا۔ یہاں پر انجمن خدام القرآن کا کام ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں ہے لیکن صدر انجمن جناب صدیق صاحب پرعزم ہیں کہ ہم ان شاء اللہ جلد ہی اسے دوسری sisterانجمنوں کے شانہ بشانہ لاکھڑا کریں گے۔ اس پروگرام کے فوراً بعد الاقصیٰ فاؤنڈیشن کے دفتر میں اس فاؤنڈیشن کے ذمہ دار حضرات سے ملاقات ہوئی جو بہت ہی مفید اور معلومات افزاء رہی۔ امیر محترم کے اس خدشے جس کا انہوں نے بارہا اظہار کیا ہے کہ یہود جلد مسجد اقصیٰ کو منہدم کر کے ہیکل سلیمانی کی تعمیر شروع کر دیں گے' تائید ہوئی۔ الاقصیٰ فاؤنڈیشن کے ذمہ دار حضرات

باقی صفحہ نمبر3

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا ایک روزہ پروگرام

حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام ۱۵ جون کی شام دار القرآن وسن پورہ لاہور میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز درس حدیث سے کیا گیا۔ اس ذمہ داری کو محمد مبشر نے ادا کیا۔ انہوں نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں قیام اللیل کی اہمیت وفضیلت بیان کی۔

دوسرے روز نبی بخش پارک نیو شادباغ کی مسجد بلال میں رفقاء نماز فجر سے پہلے ہی پہنچ گئے۔ نماز فجر کے بعد محمد طارق جاوید نے سورہ والعصر کی روشنی میں فلاح اخروی کا کم سے کم معیار بیان کیا۔ حافظ محمد اشرف صاحب نے تصحیح تلاوت کے پروگرام کی ذمہ داری نبھائی۔ وقفہ کے بعد انفرادی دعوت' اس کی اہمیت اور لائحہ عمل کے حوالے سے محمد طارق جاوید نے گفتگو کی اور معین سوالات کے حوالے سے باہمی مذاکرہ ہوا۔ باہمی مذاکرے کے پروگرام کی صدارت امیر تنظیم اسلامی لاہور شمالی جناب اقبال حسین نے ادا کی۔

رفقاء میں اہم شخصیت کے حوالے سے چوہدری محمد اسحاق نے اپنا تفصیلی تعارف کرایا۔

بعد ازاں ذاتی رابطے کے حوالے سے باہمی مذاکرہ ہوا۔ نماز ظہر ادا کرنے والے اہل ایمان کو جلسہ کی دعوتی اطلاع دینے کے لئے مختلف مساجد میں "دعوت نامہ" تقسیم کیا گیا بعد از نماز عصر جلسہ کے انتظامات کے لئے رفقاء نے شدید گرمی کے موسم میں بھی بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد طارق جاوید نے ادا کئے جب کہ صدارت مختار احمد خان نے فرمائی۔

جلسہ خلافت سے خطاب جناب محمد مبشر صاحب نے فرمایا۔ موصوف نے اپنی گفتگو تین سوالات کے حوالے سے رکھی۔ ذلت ورسوائی صرف مسلمانوں ہی کا مقدر کیوں؟ پاکستان میں مسلمان مسلمان کی جان کا دشمن کیوں؟ اور کمر توڑ مہنگائی غریبوں کا مقدر کیوں؟ آخر میں جلسہ صدر نے دعا مانگی اور اس طرح یہ ایک روزہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مرتب: غلام رسول

ایک روزہ پروگرام

گوجرانوالہ 6 جون۔ ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن محمد شاہد اسلم اور انجینئر طارق خورشید نے گوجرانوالہ کے مختلف دیہاتوں کا دورہ کیا۔ تلے عالی' تنگ کلاں' ماڑی' نوشہرہ ورکاں' چھبراں اور اجنیا کے قریب واقع گاؤں میں موجود 6 رفقاء اور 3 احباب سے خصوصی ملاقاتیں کی گئیں اور مختلف دعوتی وتنظیمی مسائل زیر بحث آئے۔ گرمی کی شدت کے باوجود یہ دورہ کامیاب رہا۔ اللہ ہمیں دین کے معاملات میں اخلاص کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین۔